

شیلا نے ایک تھکی تھکی سی انگڑائی لی اور مسکرا کر جیف کی طرف دیکھا۔
 ”مونا اور بچے کیسے ہیں؟“ اس نے پوچھا۔

”اوہ، وہ لوگ بالکل خیریت سے ہیں۔“ جیف نے اپنی بیوی کی گرہ کو درست کرتے ہوئے جواب دیا۔ ”ویسے کچھلے دلوں کی کاہضہ خراب ہو گیا تھا لیکن اب وہ ٹھیک ہے۔“
 ”یہ سن کر خوشی ہوئی۔“ شیلا بولی لیکن اس کے لہجے سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے جی کے ہاضمے کی خرابی یا اس کے ٹھیک ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ بیڈ سے اتر کر کمر عبور کر کے جیف کے پاس آگئی اور اس کے گلے میں اپنی گداز

پانہیں حائل کرتے ہوئے مخاطب ہوئی۔ ”کیا تم مزید کچھ دیر نہیں رُک سکتے؟“

جیف نے باآہستگی خود کو اس کی بانہوں سے آزاد کرالیا۔ ”یہ ممکن نہیں۔“

”میں جانتی ہوں، میں جانتی ہوں۔“ شیلا اٹھلا کر بولی۔ ”کسی شادی شدہ مرد سے محبت کرنا کسی عذاب سے کم نہیں۔ ٹھیک ہے، جاؤ اپنے گاؤں اپنی چہیتی کے پاس۔“
 جیف نے آنکھ ماری۔ ”شیلا! تم واقعی عظیم ہو۔ منگل کے بارے میں کیا خیال ہے؟“
 ”منگل کو ممکن نہیں۔ میں شہر سے باہر جا رہی ہوں۔“



شادی شدہ

نیرہ احتشام

بسا اوقات ذرا سی بھول چوک اس قدر فائدہ مند ثابت ہو جاتی ہے کہ پھر غلطی کرنے والا بار بار اسی غلطی کو دہرانا چاہتا ہے۔ اسے بھی ایک غلطی کی اچھی جزا مل گئی تھی اور وہ اسی راہ پر آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

واپس آ کر تمہیں رنگ کر لوں گی۔“ شیلا بولی۔

جیف نے اسے ہلکے سے پیار کیا اور سیٹی بجاتا ہوا گھر سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا پھر کار میں بیٹھ کر اس نے ایک کیسٹ لگا لی اور اپنی دستی گھڑی پر ایک نگاہ ڈالی۔ اسے گھر پہنچتے پہنچتے آدھی رات تو گزر رہی جاتی تھی۔ مونا اور بچے ناراض ہوتے۔

☆☆☆

وجہ یہ دیکھ کر جیف اپنی زندگی سے بہت خوش تھا۔ اس نے دس سال قبل ایک کمپیوٹر کمپنی جوائن کی تھی۔ اس عرصے میں کمپنی نے خاصی ترقی کی اور یوں اس نے بھی ترقی کی۔ اب وہ سیلز منیجر تھا اور اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی وہ آرزو کر سکتا تھا۔ تنخواہ بہت اچھی تھی۔ وہ ہمیشہ سفر میں رہتا تھا۔ گاؤں میں ایک خوبصورت سا کالج تھا۔ گرمیاں کہیں گزرتی تھیں، سردیاں کہیں۔ پھر ہفتے کی شب دوستوں کے ہمراہ کسی عمدہ ریسٹوران میں..... اور ہاں، مونا اور بچے جن کا وہ بہت خیال رکھتا تھا۔ زندگی بڑے پیش سے گزر رہی تھی۔

اسے اس وقت بہت غصہ آیا تھا جب اس کی ایک کزن نے اس کی سالگرہ کے موقع پر اسے سنہرے بالوں والی ایک بہت ہی پیاری سی کتیا تحفے میں دی تھی۔ اسے پالتو... جانوروں سے کبھی... دلچسپی نہیں رہی تھی۔ وہ اس مزاج کا تھا ہی نہیں لہذا وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اس کی کزن نے اسے چھیڑنے کی خاطر جان بوجھ کر وہ کتیا اسے تحفے میں دی تھی لیکن جب اس نے اس پیاری سی کتیا کی سوچ میں ڈوبی ہوئی بڑی بڑی بھوری آنکھوں میں جھانکا تو اس کی کایا ہی ملت گئی۔ کوئی مونا جیسی پیاری اور معصوم سی کتیا سے کیسے بچ سکتا تھا۔ پھر جب مونا حاملہ ہوئی تو اسے یہ سوچ کر بڑی کوفت ہوئی کہ اب اس کے ایرانی قالین کی خیر نہیں۔ چنانچہ اس نے مونا کو خبردار کیا کہ وہ سختی سے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرے ورنہ اس کی خیر نہیں۔

مونا پیاری ہونے کے ساتھ ساتھ فرماں بردار بھی تھی۔ اس نے دو بچے دیے۔ دونوں بچے اپنی ماں پر گئے تھے۔ جیف نے جب انہیں دیکھا تو ان پر اس کا دل آ گیا۔ وہ ان پلوں کو کبھی اپنے سے دور نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ان کا نام جی اور می رکھا۔ دونوں بچے اس کے گھر کا ایک حصہ بن گئے۔ جیف ان کی شرارتیں دیکھ کر حیرت سے سوچتا کہ وہ اب تک ان کے بغیر زندہ کیسے تھا لیکن ایک مسئلہ آن کھڑا ہوا تھا۔ وہ زیادہ تر اپنے کاروباری دوروں پر رہتا تھا۔ پھر مونا اور اس

سپنس ڈائجسٹ

کے پلوں کی دیکھ بھال کیسے ہوتی؟ لیکن یہ مسئلہ بڑی خوش اسلوبی سے حل ہو گیا۔ اس کے پڑوس میں ایک ریٹائرڈ ڈاکٹر رہتا تھا۔ جیف نے اس سے اپنا مسئلہ بیان کیا اور وہ نیک اور شریف ڈاکٹر اس کے پالتوں جانوروں کی دیکھ بھال کرنے پر رضامند ہو گیا۔ اسے بھی مونا بہت پیاری لگتی تھی اور وہ اسے بہت چاہتا تھا۔

لیکن جیف کے لیے زندگی اتنی آسان ثابت نہیں ہو رہی تھی جتنی وہ سمجھتا تھا اور وہ کسی سے اپنے مسائل بیان کر کے معاملات کو پیچیدہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے شیلا کو دھوکے میں رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ سب محض غلط فہمی کا نتیجہ تھا لیکن یہ کتنی شاندار غلط فہمی تھی۔ شیلا سے اس کی ملاقات ایک ڈریس شو میں ہوئی تھی جس میں وہ ایک ماڈل کی حیثیت سے پیش ہوئی تھی۔ اس پہلی ہی شام کے اختتام پر شیلا نے دلربائی سے مسکرا کر اس سے پوچھا۔ ”میرے یہاں یا تمہارے یہاں؟“


جیف نے جواب دیا تھا۔ ”تمہارے یہاں چلتے ہیں کیونکہ میرا گھر تو یہاں سے ساٹھ میل دور گاؤں میں ہے۔“ بعد میں جب وہ شیلا کے یہاں اپنے کپڑے پہن رہا تھا تو شیلا نے پیشکش کی تھی۔ ”چاہو تو رات بھر کے لیے رُک جاؤ۔“ ”افسوس کہ میں رُک نہیں سکتا۔“ جیف نے ہنستے ہوئے جواب دیا تھا۔ ”مجھے گھر واپس جانا ہے۔ مونا اور بچے انتظار کر رہے ہوں گے۔“

شیلا یہ سن کر ایک جھٹکے سے سیدھی ہو بیٹھی تھی۔ ”کیا شادی شدہ؟“ اس نے پوچھا تھا۔

اس سے پہلے کہ جیف اس کے سوال کا جواب دیتا، شیلا نے فرط خوشی سے تالیاں بجا لی تھیں۔ ”اودہ جیف، یہ تو بڑی شاندار بات ہے۔ میں شادی شدہ مردوں کو ترجیح دیتی ہوں۔ وہ بے جانتک نہیں کرتے، ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے، حکم نہیں چلاتے، کوئی پابندی عائد نہیں کرتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔“

جیف اگر چاہتا تو اسی وقت صاف صاف بتا دیتا کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر خاموش رہا کہ اس کا ارادہ شیلا کو بے جانتک کرنے، ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے، حکم چلانے، پابندی عائد کرنے یا کوئی مطالبہ کرنے کا ہرگز نہیں اور وہ شیلا سے بھی انہی باتوں کی توقع رکھتا تھا۔ وہ لمحہ کسی نہ کسی طرح گزر گیا تھا اور اس روز کے بعد شیلا جب بھی اس سے ملتی، غیر ارادی طور پر پوچھ بیٹھتی۔ ”تمہاری مونا اور بچے کیسے ہیں؟“

”اس بدمعاش سے اگر صرف دو گھنٹے کے لیے میری شادی
ہو جاتی تو میں اسے تیر کی طرح سیدھا کر دیتی.....“



TABER

ولایا۔

کی۔ اگلے ہی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ گیا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ پھر بھی اسے اپنی اس غلطی پر کچھ زیادہ پشیمانی نہیں ہوئی۔

☆☆☆

”میں بھی چل رہا ہوں۔“ جیف نے کہا۔ ”اگر تمہیں
 اعتراض نہ ہو تو میں تمہیں تمہارے گھر رڈ راب کردوں گا۔“

لڑا نے ناشتے میں خاصا اہتمام کیا تھا۔ وہ دن انہوں نے اکٹھے گزارا۔ جیف نے لڑا کے لیے بازار سے ایک اسکارف خریدا اور لڑا نے جیف کے لیے ایک جیکٹ خریدی۔ پھر دونوں چڑیا گھر چلے گئے اور پارک میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سٹینڈنگ تھے۔ ”مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں تمہاری محبت میں گرفتار ہو چلا ہوں۔“ جیف نے کارن فلیکس کھاتے ہوئے لڑا سے پوچھا۔

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔“ لڑا بولی۔ ”لیکن کیا تم سمجھتے ہو کہ مونا اور اس کے بچے مجھے پسند کریں گے؟“ ”وہ تمہیں بہت پسند کریں گے۔“ جیف نے اسے یقین دلایا۔

☆☆☆

”میں لڑا کو شادی کی پیشکش کرنے والا ہوں۔“ جیف نے اگلے دن ریسٹوران میں بل سے کہا۔ ”لیکن تمہیں تو اس سے ملے ہوئے صرف دو ہی ہفتے ہوئے ہیں۔“ بل ایک لمحے کے لیے چکر اگیا۔ ”تو شادی کی پیشکش کرنے کے لیے کتنا عرصہ چاہیے؟“ جیف نے پوچھا۔ ”دو ہفتے سے زیادہ۔“ بل نے جواب دیا۔ ”میرے لیے نہیں۔“

وہ اسی رات لڑا کو اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا چاہتا تھا لیکن جب اس نے اسے رنگ کیا تو لڑا نے کہا کہ ممکن ہے وہ اس سے نہ مل سکے کیونکہ وہ اپنی کسی سہیلی سے ملاقات طے کر چکی تھی۔ ”جہنم میں جائے تمہاری سہیلی۔“ جیف بھنا کر بولا۔ ”مجھے آج رات تم سے ملنا ہے اور یہ بے حد اہم ہے۔“ ”ڈارلنگ! اتنا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔“ لڑا نے کہا۔ ”میں بہت عرصے سے اس سے نہیں ملی ہوں اور میں اسے تمہارے بارے میں بتانے کو بے چین ہوں۔ یہ دعی سہیلی ہے جس نے مجھے استقبالیہ میں مدعو کیا تھا۔ اگر میں اس کے مدعو کرنے پر اس دن وہاں نہ جاتی تو ہماری ملاقات کیسے ہوتی؟“

جیف اس سے بحث کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے خاموش رہنے کو ترجیح دی۔ اس نے سوچا کہ وہ لڑا کے لیے کوئی انگوٹھی خرید لے اور اگلی رات اسے پیش کر دے۔ جب ایک کام کرنا ہے تو سلیقے سے کرے۔ ”اچھا، پھر کل ملوں گا۔“ وہ بولا۔ ”لیکن اپنی سہیلی کو میرے بارے میں یہ بتانا مت بھولنا کہ میں کتنا شاعر ہوں۔“ ”میں اسے بتا دوں گی۔“ لڑا نے اس سے وعدہ کیا۔

اگست 2007

”تم اپنی محبوبہ یاؤں سے مونا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ اس کے دو دن بعد بل نے اس سے پوچھا۔ ”یہی کہ وہ درحقیقت ایک کتیا ہے؟“ ”نہیں۔“ جیف مسکرایا۔ ”میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ بہت وفادار اور محبت کرنے والی ہے اور یہ بات بالکل درست ہے۔“

”اور اپنی تازہ ترین محبوبہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہی جو پچھلے ہفتے استقبالیہ میں ملی تھی؟“ تم نے اس سے مونا اور بچوں کے بارے میں کیا کہا؟“

”میں نے اسے بتا دیا کہ وہ میرے کتے ہیں۔“ ”تم نے اسے حقیقت بتادی؟“ بل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ”اب تم مصیبت میں پڑ گئے ہو، بچو۔“ ”ایسا سوچنا بھی مت۔“ جیف مسکرایا۔

☆☆☆

جیف کو لڑا پر اس وقت بہت پیار آیا جب اس نے کہا کہ وہ سنیچر کی شب اس کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا پکائے گی اور اس وقت تو اسے اس پر اور بھی پیار آیا جب اس نے کہا کہ وہ رات میں اس کے یہاں رُک جائے اور ویک اینڈ کا لطف اٹھائے۔

سنیچر کی صبح مونا اور اس کے پلوں کو ہوا خوری کے لیے لے جاتے ہوئے اس نے مونا سے کہا۔ ”آج رات تم الفریڈ اکل کے یہاں رہو گی۔“

لیکن جب ڈاکیا الفریڈ گھر لوٹا تو اس نے بتایا کہ اس کی بہن بیمار ہے لہذا وہ سنیچر کی رات کتوں کو اپنے یہاں نہیں رکھ سکتا۔ اُدھر سے مابوس ہو کر جیف نے اپنے پڑوسیوں کے دروازے کھٹکھٹائے لیکن کوئی بھی مونا اور اس کے پلوں کو اپنے یہاں رکھنے پر آمادہ نہ ہوا۔ تب جیف نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔ وہ مونا اور پلوں کو آزاد نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اسے اس کا بہت تلخ تجربہ ہوا تھا۔ اس نے لڑا کا نمبر ڈائل کیا اور اسے اپنی پریشانی سے آگاہ کرتے ہوئے معذرت کر لی۔ لڑا بہت سمجھ دار اور سنجیدگی ہوئی لڑکی تھی۔

”کوئی بات نہیں۔“ وہ بولی۔

”لیکن میں اتوار کی صبح آؤں گا اور تمہارے ساتھ ناشتا کروں گا۔ ٹھیک ہے؟“

”ہاں، ٹھیک ہے۔“ وہ بولی۔

”میں نو بجے پہنچ جاؤں گا۔“

اتوار کی صبح وہ نو بجے سے پہلے ہی لڑا کے پاس پہنچ گیا۔

سپنس ڈائجسٹ

اچھی شام وہ رستوران پہنچا تو لڑا پہلے سے وہاں موجود
نئی۔ انگلی جیف کی جیب میں تھی جو اس نے لڑا کے لیے
لڑی تھی۔

ماہینا

”پلو جیف۔“ لڑا نے اس کا استقبال کیا۔ اس کا لہجہ

دوسرہ تھا۔ جیف کو ایک جھٹکا سا لگا۔ ماجر کیا ہے؟ ایسے موقع پر
جیف وہ اپنی ہونے والی دُہن کو انگلی پیش کرنے والا تھا،
ایسے ایسے موڈ کی توقع نہ تھی۔ اس نے اپنے ہونٹوں پر
سکراہٹ بکھیری اور ایک مختاط موضوع چنا۔ ”تمہاری سہیلی
کسی ہے؟“

”وہ ٹھیک ہے۔“ لڑا نے جواب دیا۔ ”لیکن اس نے
ایک بہت ہی عجیب و غریب بات کہی تھی۔“

اپنی

”واقعی؟“ جیف کو اس سے کوئی دجپی نہیں تھی کہ اس کی
سہیلی نے کون سی عجیب و غریب بات کہی تھی۔

”ہاں۔“ لڑا بولی۔ ”میں نے اسے بتایا کہ تمہیں اپنے
لوں کی وجہ سے ہر رات گیارہ بجے ہر صورت میں گھر لوٹنا پڑتا
ہے اور ایک مرتبہ تو تمہیں رات کا پروگرام تک منسوخ کرنا پڑا جو
ایک ساتھ گزارنا چاہتے تھے تو پتا ہے اس نے کیا کہا؟“

”کیا کہا؟“

”کہا کہ تمہیں شادی شدہ ہو۔“

جیف ہنس پڑا۔ ”کتنی احمقانہ بات ہے۔“

لڑا پہلی بار مسکرائی۔ ”میں نے بھی اس سے یہی کہا لیکن
اپنے دوستوں سے کہہ رہی تھی۔ چنانچہ میں نے آج اسے
ہاں مدعو کیا ہے تاکہ تم سے مل کر اسے اطمینان ہو جائے۔“

جیف کا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔ وہ اس ماحول کو
میں تک بنانا چاہتا تھا لیکن لگتا تھا کہ کوئی مشکوک لڑکی سارا
سیل تباہ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ ”سنو لڑا۔“ وہ اس کا بازو تھام
کر لڑا اور اس کا دوسرا ہاتھ اپنی جیب میں پڑی ہوئی انگلی کی
دُہن پر پہنچ گیا۔ ”دیکھو، میرے پاس کچھ ہے جو میں
نہیں۔۔۔۔۔!“

”یہ لو۔“ اچانک لڑا چپک کر بولی۔ ”وہ آگئی۔“

جیف آہستہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مڑا۔ اگلے ہی لمحے اس
کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔ اس کے سامنے

”پلو جیف!“ وہ چپکی۔ ”سناؤ، مونا اور بچے کیسے

